مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
اثبات المولد والقیام
تصنیف
حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی
ترجمہ
مولینا محمد رشید صاحب نقشبندی
مرکزی مجلسِ رضا لاہور

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اثبات المولد والقیام

تصنیف

حضرت شاہ احمد سعید مجدّدی دہلوی

قدس سرہ العزیز

ترجمہ

مولانا محمد رشید نقشبندی

رکن پاکستان سنّی رائٹرز گلڈ

مرکزی مجلس رضا۔ لاہور

سلسلہ مطبوعات مرکزی مجلس رضا (۲۷)

کتاب	اثبات المولد والقیام (عربی)
مؤلف	حضرت مولانا شاہ احمد سعید مجددی دہلوی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	مولانا محمد رشید نقشبندی
پروف ریڈنگ	حافظ محمد عبدالستار قادری
طبع اول	جمادی الاخریٰ سنہ ۱۴۰۰ھ اپریل سنہ ۱۹۸۰ء
مطبع	جنرل پرنٹرز ۔ لاہور
ناشر	مرکزی مجلس رضا لاہور
تعداد	دو ہزار
طبع دوم	ذوالحجہ سنہ ۱۴۰۰ھ اکتوبر سنہ ۱۹۸۰ء

ملنے کا پتہ

مرکزی مجلس رضا ۔ نوری مسجد ۔ بالمقابل ریلوے اسٹیشن ۔ لاہور

نوٹ: بیرونجات کے حضرات بیس پیسے کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

(اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ)

- آدمیت غلامی کی زنجیروں میں مقیّد و محبوس تھی۔ زبردست کی شہنشاہی اور کمزور کی تباہی کے دن تھے۔ خدائے لم یزل کے بجائے بے جان بتوں کو معبود بنا لیا گیا تھا۔ خواہشات کو پوجا جاتا تھا غریبوں کی زندگی ان کے کندھوں کا بوجھ بن گئی تھی۔ جہالت کی تاریکیاں اذہان و قلوب پر چھا چکی تھیں۔ صداقت و ہدایت کے چشمے لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل تھے۔
- ایسے میں خدائے وحدہ لاشریک نے ایک بےمثال ہستی کو دنیائے آب و گل میں بھیجا۔ وہ ہستی جسے اس نے سب سے پہلے پیدا کیا تھا جس کے لیے سب کچھ تخلیق کیا تھا۔ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
- رشد و ہدایت کا یہ سرچشمہ بروز دوشنبہ ۱۲؍ ربیع الاول، ۲۲؍ اپریل ۵۷۱ء، بکرمی جیٹھ سمت ۶۲۸ بکرمی، قبل از صبح صادق،

۹ بج کر، ۵ منٹ پر شہر مکہ سے پھوٹا۔ (رحمۃ للعالمین جلد اص۲ حاشیہ ص۳)

○ توحید کا سورج طلوع ہوا۔ بدر الدجیٰ، نور الہدیٰ علیہ التحیہ والثناء کی آمد نے اس دنیائے تیرہ و تار کو مطلع انوار بنا دیا صاحب لولاک آقا نے حریت فکر کی تشکیل کی۔ مساوات و اخوت انسانی کی تاسیس کی اور تخیل و تصور کو تحت الثریٰ کی عمیق گہرائیوں سے افلاک تک پرواز کی تعلیم دی۔ بنی نوع انسان کی زنگ آلود صلاحیتوں کو اپنے اقوال زریں اور اعمال صالحہ سے صیقل کیا۔ رنگ و نسل کے تمام امتیازات کو مٹا کر اتحاد و یگانگت کی راہ پر چلا دیا۔ اخوت و محبت کا ایسا مضبوط اور پختہ رشتہ قائم فرمایا کہ عربی و عجمی اور آقا و غلام کا امتیاز ختم ہو گیا۔ حبشہ کے بلال۔ روم کے صہیب اور فارس کے سلمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ایک خاندان کے فرد بن گئے۔ معاشرت کے آداب سکھائے۔ اقتصاد و معیشت اور تہذیب و اخلاق کے اصول دیئے۔ ایک ایسا صحت مند معاشرہ تشکیل فرمایا کہ تاریخ انسانی جس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔

○ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم انسانیت پر بلاشبہ یہ احسان عظیم ہے، اور یقیناً وہ دن بڑا ہی اہم اور یادگار دن ہے جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس عالم آب و گل میں تشریف لائے۔ اس دن کی یاد نہ صرف ہر احسان شناس دل میں ہونی چاہیئے۔ بلکہ . . . ایک مسلمان کے ایمان و اسلام اور عشق

محبتِ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) کا عین تقاضا ہے۔ اور محبت بھی وہ جس کے آگے دوسری ساری محبتیں ہیچ ہوجائیں۔ جس دل میں آپ کی محبت نہیں وہ اپنے دعوئے ایمان میں جھوٹا ہے۔

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

(بخاری ص۷، نسائی، مسلم)

(تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک اپنے دعوئے ایمان میں صادق نہیں ہے۔ جب تک وہ میری محبّت کو اپنے باپ اپنے بیٹے اور دُنیا کے سب لوگوں کی محبت پر ترجیح نہیں دیتا۔)

○ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ یومِ ولادت باسعادت کے موقع پر کمالِ فرحت و سرور کا اظہار کیا جائے۔ اور اس دن جتنی بھی خوشی منائی جائے، کم ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ؕ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ؕ پ۱۱ ع ۱۰

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت، ایمان والوں کے لیے فرما دیجیئے! اس کے فضل اور اس کی رحمت سے اس پر چاہیئے، کہ وہ خوشی کریں وہ بہتر ہے اس سے کہ وہ جمع کرتے ہیں۔

○ ظاہر ہے کہ ہدایت و رحمت سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا صدقہ ہے، اور اللہ کی سب سے بڑی رحمت و نعمت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ مقدسہ ہے۔ اس آیہ کریمہ میں ان سب چیزوں پر خوش ہونے کا حکم دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ وہ نعمتیں ہیں جو لوگوں کی ہر نعمت و دولت سے بہتر ہیں۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ کے ظہور پر جتنی بھی خوشی منائی جائے کم ہے۔

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم "نعمت اللہ" ہیں بخاری شریف کی حدیث ہے "مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم نِعْمَۃُ اللّٰہِ" حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں۔ (جلد دوم ص۵۶۶) اور نعمت اللہ کا بموجب فرمانِ خداوندی "وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ پ۳۰ (اپنے ربّ کی نعمت کو بیان کرو) خوب چرچا اور ذکر کرنا چاہیئے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ مقدس اور بیانِ مبارک از روئے قرآن کریم مطلوب و محبوب ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ ایک موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

"میں محمد ہوں۔ عبداللہ کا بیٹا اور عبدالمطلب کا پوتا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، تو مجھے اچھے گروہ میں بنایا یعنی انسان بنایا۔ انسانوں میں گروہ پیدا کئے۔ عرب اور عجم، اور مجھے اچھے گروہ یعنی عرب سے بنایا۔ پھر عرب میں کئی قبیلے بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے قبیلے قریش میں بنایا پھر قریش میں کئی خاندان بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے خاندان میں پیدا کیا یعنی بنو ہاشم میں پس میں ذاتی طور پر بھی سب سے اچھا ہوں اور خاندان میں بھی سب سے اچھا ہوں" (مشکوٰۃ شریف ص۵۱۳)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خود محفل میلاد منعقد فرمائی۔ جس میں اپنا حسب و نسب ارشاد فرمایا۔ لہٰذا آپ کے یوم ولادت پر اظہار مسرت کرنا اور آپ کی مدح و توصیف بیان کرنا یقیناً ایک نہایت مستحسن عمل ہے۔

○ پھر یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ مدیح رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے آپ کی شان میں نعتیہ قصائد لکھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پڑھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اشعار پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ حضرت حسّان کے ایک نعتیہ قصیدہ کے دو اشعار تو آج تک زبانِ زد خاص

عام ہیں ؎

وَاَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي
وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

(یا رسول اللہ! میری ان آنکھوں نے (آپ ایسا) حسین نہیں دیکھا۔ آپ سے زیادہ حسین و جمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ آپ ہر عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے ہیں، گویا جیسے آپ نے خود چاہا ویسے ہی اللہ نے آپ کو تخلیق کیا ہے۔)

دیکھئے ان نعتیہ اشعار میں بھی حضور کی ذات کی توصیف ہے اور یہاں بھی حضور کی ولادت اور خلقت کا ذکر کیا گیا ہے۔ گویا یہ نعتیہ اشعار بھی میلاد النبی ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ جب اپنی ذات کی مدح و توصیف کے سلسلے میں آپ کا اپنا عمل اتنا ظاھر و باہر اور واضح ہے تو اس کے لیے کسی مزید سند کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور آج بھی اگر ہم میلاد النبی کی تقاریب منعقد کر کے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی میں آپ کے شمائل و فضائل کی توصیف کرتے ہیں تو ہمارے اس عمل کے مشروع اور مستحسن ہونے میں کون شک کرسکتا ہے؟

○ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے لے کر آج تک تقریباً چودہ سو برس کے طویل عرصے کے دوران علماء

کرام اور شعراء شیریں مقال شانِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں خطبات دیتے اور نعتیہ قصائد کہتے رہتے ہیں۔

— شاہ ولی اللہ کے والدِ بزرگوار حضرت شاہ عبدالرحیم علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں:

"میں ہر سال ایامِ مولد شریف میں کھانا پکا کر لوگوں کو کھلایا کرتا ہوں۔ ایک سال قحط کی وجہ سے بھنے ہوئے چنوں کے سوا کچھ میسر نہ ہوا۔ میں نے وہی چنے تقسیم کر دیئے۔ رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بھنے ہوئے چنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھے ہوئے ہیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان چنوں سے بہت مسرور و خوش ہیں۔"

(میلاد النبی از علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی ص ۵۲
بحوالہ الدر الثمین ص ۸)

○ اسی طرح حاجی امداد اللہ مہاجر مکی "فیصلہ ہفت مسئلہ" میں فرماتے ہیں:

"مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفلِ مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں، اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔"

میلاد النبی ص ۵۹ بحوالہ فیصلہ ہفت مسئلہ مطبوعہ قیومی پریس کانپور ص ۸)

- سید احمد زینی دحلان شافعی مفتی مکہ فرماتے ہیں :

"لوگوں کی عادت جاری ہے کہ جب ولادت پاک کا ذکر سنتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لیے قیام کرتے ہیں یہ قیام مستحسن ہے"

(سیرت النبی صہ ۴۴)

- علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس شخص پر جس نے میلاد کی راتوں کو عید بنایا"

(انوار محمدیہ صہ ۲۹)

- یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ قیام میلاد ذوق وشوق کی حالت میں کیا جاتا ہے اور یہ حال بموجب ارشاد خداوندی "صلّوا علیہ وسلموا تسلیما" بارگاہ مصطفےٰ میں درود وسلام پیش کرنے کے لئے انتہائی مناسب اور موزوں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت "یا" حرف ندا کے ساتھ بصیغہ خطاب صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں کیونکہ حالت ذوق میں محبوب کو خطاب کرنا فطری امر ہے۔

- یہ عشق مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فیضان ہے کہ آپ کی اس دنیائے آب وگل پر تشریف آوری کی خوشی میں ہم مسرت و ابتہاج کی تقریبیں منعقد کرتے ہیں شہروں، قصبوں، اور گلیوں کو دلہن کی طرح سجایا جاتا ہے۔ جلوس اور جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ سیرت وصورت اور فضائل ومناقب پر تقاریر ہوتی ہیں۔ حمد ونعت

کے پرکیف نغموں سے حاضرین کے قلوب کو روشن و منور کیا جاتا ہے۔ مومنین و مخلصین باآدب کھڑے ہو کر شہنشاہِ کائنات کے حضور میں ھدیۂ درود و سلام پیش کرتے ہیں۔ مگر ہر زمانہ میں کچھ ایسے لوگ بھی رہے ہیں اور ہیں، جن کو حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور ذکرِ رسول سے چڑ ہے، وہ میلاد شریف کو بدعت اور میلاد شریف کرنے والوں کو بدعتی اور گمراہ قرار دیتے ہیں، اور مسلمانوں کو اس کارِ خیر میں حصہ لینے سے روکتے ہیں۔

- مولوی محبوب علی خان جعفری (۱۲۰۰ – ۱۲۸۰) اور ان کے ہم سبق و ہم مکتب مولوی محمد اسماعیل دہلوی کا شمار بھی اسی قسم کے لوگوں میں ہوتا ہے۔ دونوں کے درمیان قلبی رابطہ اور خاصے گہرے تعلقات تھے۔ اور شروع ہی سے اپنی تقاریر میں "مولد و قیام" کو ناجائز اور بدعت کہا کرتے تھے۔
- مولوی محبوب علی جعفری پہلے، سید احمد بریلوی کی ۱۲۴۱ھ میں یاغستان کی طرف جانے والی جماعت میں شریک تھے۔ بعد میں کسی وجہ سے جماعت سے کنارہ کش ہو گئے۔[1]
- انگریزوں کے خلاف ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کو بھی مولوی محبوب علی جعفری نے ناجائز قرار دیا تھا۔ جبکہ علمائے حق نے جنگ آزادی کو جہاد قرار دیا تھا۔[2]

---

[1] محمد اقبال مجددی: مقدمہ رسالہ اثبات المولد و القیام۔
[2] ایضاً

○ مولوی محبوب علی جعفری نے غالباً سفر باغستان سے پیشتر ایک رسالہ "تالیف کیا جس میں مولد و قیام" کو ناجائز اور بدعت کہا۔ اور مستزاد یہ کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف نسبت کرتے ہوئے کہا کہ "آپ محفل میلاد سے منع فرماتے تھے"؛ حالانکہ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر یہ بہت بڑا بہتان ہے۔ اس بہتان کو دفع کرنے کے لیے نسباً و طریقتہً نقشبندی مجددی بزرگ حضرت شاہ احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، نے پیش نظر رسالہ "اثبات المولد والقیام" تالیف فرمایا جس میں "مولد و قیام" کے مستحسن ہونے پر قوی دلائل پیش فرمائے اور "مکتوبات" کی روشنی میں ثابت کیا کہ میلاد شریف کو ناجائز قرار دینے کی نسبت، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، کی طرف غلط ہے۔ رسالہ حاضرہ کے صفحہ ۲۹،۲۸ پر مکتوبات جلد ثالث کی حسب ذیل عبارت

نفس قرآن خواندن بصوت حسن	اچھے آواز سے صرف قرآن مجید اور
و در قصائد نعت و منقبت خواندن	نعت و منقبت کے قصائد پڑھنے
چہ مضائقہ است، ممنوع تحریف و	میں کیا حرج ہے؟ منع تو یہ ہے کہ
تغییر حروف قرآن است والتزام	قرآن مجید کے حروف کو تبدیل و تحریف
رعایتہ مقامات نغمہ و تردید صوت	کیا جائے۔ اور الحان کے طریق سے
بآں بطریق الحان با تصفیق مناسب	آواز پھیرنا اور اس کے مناسب تالیاں
آں، کہ در شعر نیز غیر مباح است،	بجانا، جو کہ شعر میں بھی ناجائز ہیں اگر ایسے

اگر بر ہیجے خوانند کہ تحریفِ کلماتِ قرآنی نشود	طریقہ سے مولود پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو. اور قصائد پڑھنے میں شرائط
چہ مانع است ؟"	مذکورہ متحقق نہ ہوں اور اس کو بھی صحیح غرض سے تجویز کریں. تو پھر کون سا امر مانع ہے ؟

پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا "پس معلوم ہُوا کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی جو عبارت میلاد کے منکر بطورِ دلیل پیش کرتے ہیں. اس عبارت سے حضرت مجدّد کی مراد یہ ہے کہ :

" قصائد اور نعت خوانی میں نغمہ کا التزام کرنا الحان کے طریق سے آواز کو پھیرنا اور اس کے مناسب تالیاں بجانا منع ہے . . . . حضرت امام نے مطلقاً محفلِ میلاد کو منع نہیں فرمایا. مخالفین نے غلط سمجھا ہے. پس حق ثابت ہو گیا. سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے اور اپنا کھوٹا سکّہ رائج کرنے کے لیے اس فرقہ باطلہ نے ایک نیا طریقہ نکالا ہے. ہمارے بزرگوں کو بدنام کرتے ہیں کہتے ہیں فلاں بزرگ نے یوں لکھا ہے. فلاں نے یوں لکھا ہے. اللہ تعالیٰ ان کے جھوٹ سے پاک ہے. (مفہوماً) "

○ حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ کو فرقہ ضالہ وہابیہ سے سخت نفرت تھی. آپ کے فرزندِ گرامی حضرت شاہ محمد مظہر نقشبندی مجددی مہاجر مدنی قدس سرہ کا بیان ہے :

(۱) ولم یذکر احد ابالسوء الا الفرقۃ الضالۃ الوہابیہ لتحذیر الناس من قباحۃ	(۱) حضرت شاہ احمد سعید قدس سرہ کسی کی بُرائی نہیں کرتے تھے. سوائے وہابیہ کے گمراہ فرقہ کے، تاکہ لوگوں کو

افعالهم واقوالهم [1]	ان کے افعال واقوال کی قباحت سے ڈرائیں۔

اسی صفحہ پر حاشیہ میں لکھتے ہیں:

(۲) وكان قدس سره يقول ادنى ضرر صحبتهم ان محبة النبى صلى الله عليه وسلم التى هى من اعظم اركان الايمان تنقص ساعة فساعة حتى لا يبقى منها غير الاسم والرسم فكيف يكون اعلاه فالحذر الحذر	(۲) حضرت فرمایا کرتے تھے کہ وہابیوں کی صحبت کا معمولی نقصان یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جو ایمان کے بڑے ارکان میں سے ہے۔ لحظہ بہ لحظہ کم ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ نام ونشان کے علاوہ کچھ نہیں رہ جاتا۔ جب معمولی ضرر کا یہ حال ہے تو بڑے نقصان

---

[1] محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ مولانا: تقدیم تحقیق الفتوی (تصنیف علامہ محمد فضل حق خیرآبادی قدس سرہٗ) مطبوعہ مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور بحوالہ المناقب الاحمدیہ والمقامات السعیدیہ صفحہ ۳۷

فائدہ: مولوی اسمٰعیل دہلوی نے ۱۵ر محرم ۱۲۴۰ھ کو تقویۃ الایمان لکھی جس میں شفاعت کا انکار کیا گیا۔ مجاہد تحریک آزادی (۱۸۵۷ء) علامہ فضل حق خیرآبادی، رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں تحقیق الفتوی لکھی اور ایسا بلیغ رد فرمایا کہ حق ادا کر دیا۔ تحقیق الفتوی کے آخر میں حضرت شاہ احمد سعید مجددی اور دیگر مشاہیر کی مہریں ثبت ہیں۔ اصل کتاب فارسی میں ہونے کے علاوہ غیر مطبوعہ تھی۔ حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نے اردو میں ترجمہ کیا۔ پھر شروع میں ایک طویل مقدمہ بھی لکھا، جس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ اور حسن میں مزید نکھار آگیا۔ تحقیق الفتوی شاہ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی (دارالعلوم مظہریہ امدادیہ بندیال، سرگودھا) اور مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ کی مشترکہ کوشش سے ۱۳۹۹ھ - ۱۹۷۹ء میں پہلی بار شائع ہوئی ہے۔

عن صحبتهم ثم الحذر الحذر کا کیا عالم ہوگا۔ لہٰذا ان کی صحبت سے
عن رؤیتهم فاحفظه (منہ) بچو ضرور بچو۔ بلکہ ان کی صورت تک
دیکھنے سے ضرور بالضرور اجتناب کرو

○ رسالہ "اثبات المولد والقیام" کا ایک نسخہ، خود حضرت مصنف کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا، خانقاہِ احمدیہ سعدیہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی لائبریری میں محفوظ ہے۔ جس کا عکس محترم پروفیسر محمد اقبال مجددی کے اردو مقدمہ کے ساتھ ۱۳۹۹ھ ۱۹۷۹ء میں، مکتبہ سراجیہ، ڈیرہ اسماعیل خان سے شائع ہوا۔ اور اس سے پہلے یہی رسالہ محترم پروفیسر مذکور کے فارسی مقدمہ، کے ساتھ مکتبہ ایشق استنبول ترکی سے بھی شائع ہوچکا ہے۔

○ حضرت شاہ احمد سعید مجددی، نے حسب ذیل رسائل بھی تصنیف فرمائے:

(۱) سعید البیان فی مولد سید الانس والجان (اردو) (۲) الذکر الشریف فی اثبات المولد المنیف (فارسی) (۳) الفوائد الضابطہ فی اثبات الرابطہ (فارسی) (۴) انہار اربعہ (فارسی) (۵) تحقیق الحق المبین (۶) مکتوبات: آپ کے ۱۳۷ مکاتیب کا ایک مجموعہ حاجی دوست محمد قندھاری، نے ترتیب دیا۔ جس کو ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان نے تحفۂ زواریہ کے نام سے ۱۳۰۳ھ میں کراچی سے شائع کیا۔ (۷) آپ فتویٰ بھی دیتے تھے۔ لیکن آپ کے فتاویٰ جمع

نہیں ہو سکے (۸) المعتقد المنتقد۔ تصنیف الشاہ فضل الرسول القادری البدایونی قدس اللہ سرہ پر ایک مختصر مگر جامع تقریظ ہے۔

○ حضرت شاہ احمد سعید مجددی بن حضرت شاہ ابو سعید رحمہما اللہ کا سلسلہ نسب سات واسطوں سے، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ (ف ۱۰۳۴ھ ۱۶۲۴ء) سے جا ملتا ہے۔ پروفیسر محمد اقبال کے بیان کے مطابق آپ ریاست رام پور میں یکم ربیع الثانی ۱۲۱۷ھ/ ۳۱ جولائی ۱۸۰۲ء کو پیدا ہوئے۔ جب آپ کی عمر تقریباً دس سال کی ہوئی تو اپنے والدِ ماجد کے ساتھ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کی خدمت میں دہلی حاضر ہوئے۔ اور والدِ ماجد کے ہمراہ شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کی حضرت شاہ احمد سعید پر خاص نگاہ تھی۔ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "میں نے لوگوں سے ایک بچہ طلب کیا۔ کسی نے نہیں دیا۔ ابو سعید نے میری طلب پوری کر دی اور اپنا بیٹا (شاہ احمد سعید) مجھے دے دیا۔"

○ مرشد پاک نے اپنے ایک رسالہ کمالات مظہری" تالیف ۱۲۳۷ھ میں آپ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

"حضرت احمد سعید فرزند حضرت ابو سعید بہ علم و عمل و حفظ قرآن مجید و احوال نسبت شریفہ قریب است بہ والدِ ماجد خود"

○ حضرت شاہ احمد سعید علیہ الرحمۃ نے کتب تصوف مرشد پاک سے سبقاً پڑھیں اور حضراتِ مجددیہ کا سلوک بھی از اول تا آخر حاصل کیا تاہم چونکہ جمیع مقامات میں اپنے والدِ بزرگوار سے بھی توجہات

ہیں اس لیے شجرہ شریف میں آپ کے والدِ ماجد کا اسم گرامی بھی شامل ہے۔

- آپ نے مروجہ علوم کی تحصیل مفتی شرف الدین، شاہ سراج احمد مجددی، مولوی محمد اشرف اور مولوی نور سے کی۔
- ۱۲۴۹ھ میں حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ شریف آپ (حضرت شاہ احمد سعید) کے سپرد کر کے حج کو روانہ ہو گئے۔ جہاں آپ نے چوبیس سال سات ماہ تک مسلسل رشد و ہدایت کا درس دیا۔ سینکڑوں افراد اپنی دنیاوی مرادیں اس در سے پاکر لوٹے اور ہزاروں دینی سعادت سے ہمکنار ہو کر کامران و کامیاب ہوئے۔
- ۱۲۷۴ھ ۱۸۵۷ء میں ہندوستان کے مقتدر علماء کرام نے جو فتویٰ جہاد جاری کیا۔ اس فتویٰ کی مولوی محبوب علی جعفری ایسے لوگوں نے مخالفت کی۔ جبکہ حضرت شاہ احمد سعید مجددی جہاد کا دھل میں سب سے پہلے پرچار کرنے والے تھے۔ بلکہ آپ اُس فتویٰ کے اوّلیں محرک اور دستخط کنندہ ہیں جب حالات نے اتنی سنگین صورت اختیار کر لی، کہ اکثر و بیشتر علماء و مشائخ بلادِ اسلامیہ کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے تو آپ نے بعد از استخارہ مسنونہ مع اہل و عیال حرمین شریفین کی طرف ہجرت کا فیصلہ کر لیا۔
- راستے کے بے شمار مصائب سہتے ہوئے آپ خانقاہ موسیٰ زئی

شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان، اپنے خلیفۂ نامدار حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لے گئے۔ حاجی صاحب علیہ الرحمہ نے بڑی عقیدت اور نیازمندی سے آپ کو خوش آمدید کہا۔

○ آپ نے نہ صرف اپنے تمام مریدین بلکہ خانقاہ دہلی بھی حضرت حاجی دوست محمد علیہ الرحمہ کے سپرد کرتے ہوئے اپنے دستِ خاص سے یہ تحریر حاجی صاحب کو عنایت فرمائی۔

"مریدان خود کہ در ہندوستان و خراسان سکونت میدارند کہ بجائے من مقبولِ بارگاہِ احد، حاجی دوست محمد صاحب را کہ خلیفہ من اند بدانند و توجہات از ایشاں گرفتہ باشند و بہ ضمنیتِ خویش ہم ایشاں را مخصوص گردانید و خانقاہ و مکاناتِ محل سرائے خود و تسبیح خانہ حوالہ ایشاں نمودند۔"

○ چونکہ آپ کی موجودگی میں ہی حضرت حاجی صاحب علیہ الرحمہ نے اپنے خلیفہ مولوی رحیم بخش اجمیری ہرصوری (م ۱۲۸۳ھ) کو ارشاد فرمایا، کہ تم خانقاہ شریف دہلی چلے جاؤ۔ مولوی رحیم بخش رحمۃ اللہ علیہ اسی وقت دہلی روانہ ہوگئے۔

○ موسیٰ زئی شریف میں مختصر قیام کے بعد حضرت شاہ احمد سعید جدّہ روانہ ہوگئے۔ آخر شوال (۱۲۷۴ھ-۱۸۵۸ء) آپ جدّہ پہنچے۔ حج ادا

کرنے کے بعد ربیع الاول ۱۲۷۵ھ کو مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہوئی۔ اور حاضری بھی ایسی کہ پھر غیر حاضری ہی نہیں ہوئی۔ حتیٰ کہ ظہر و عصر کے مابین بروز سہ شنبہ ۲ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ ۱۸ ستمبر ۱۸۶۰ء کو وفات بھی مدینہ منورہ میں پائی۔ آپ کا مزار شریف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مرقد مبارک سے متصل جانب قبلہ ہے۔

- اللہ رب العزت نے آپ کو چار صاحبزادے عبدالرشید، عبدالحمید، محمد عمر، محمد مظہر اور ایک صاحبزادی روشن آرا عطا فرمائی۔
- سینکڑوں افراد آپ سے اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے اسی طرح ظاہری علوم پڑھنے والوں کی تعداد بھی کچھ کم نہ تھی۔ سر الکاملین کے مصنف نے لکھا ہے:

> بسیارے از علماء زماں شاگرد حضرت ایشاں بودند مثل مولوی عبدالقیوم بن مولوی عبدالحی و مولانا محمد نواب و مولوی احمد علی سہارنپوری محدث و مولوی ارشاد حسین مجددی و مولوی فیض الحسن سہارنپوری و مولوی عبدالعلی بن قاری ہاشم وغیرہم [1]

رسالہ "اثبات المولد والقیام" (عربی) کا یہ اردو ترجمہ مرکزی مجلس رضا

---

[1] حضرت شاہ احمد سعید کے یہ حالات محترم پروفیسر محمد اقبال مجددی کے رسالہ ھذا پر مقدمہ سے ماخوذ ہیں۔

لاہور کی طرف سے شائع ہو رہا ہے یقین واثق ہے کہ مرکزی مجلس رضا کی دیگر مطبوعات کی طرح یہ مبارک رسالہ بھی مطبوع خواص وعوام ہوگا۔ یعنی حضرت مؤلف علیہ الرحمۃ کے اصل متن کی طرح احقر (مترجم ومقدمہ نگار) کی یہ سعی بھی عنداللہ اور عندالناس مقبول ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

محمد رشید نقشبندی
(متوطن ڈبلسی نکیال۔ آزاد کشمیر)
مدرس جامعہ نظامیہ لاہور

یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ

اثبات المولد والقیام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو، حضور خاتم النبیین اور آنکھوں کے نور آپ کے آل واصحاب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں ۔

میلادِ مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے دلائل پوچھنے والے اے عالمو! یاد رکھو! میلاد شریف کی محفل میں آپ کی کمال شان پر دلالت کرنے والی آیات، صحیح احادیث، ولادت باسعادت، معراج شریف، معجزات، اور وفات کے واقعات کا بیان کرنا ہمیشہ سے بزرگانِ دین کا طریقہ رہا ہے لہذا تمہارے انکار کی ضد کے سوا کوئی وجہ نہیں۔

اگر تم مسلمان ہو اور محبوب رب العالمین سید الانبیاء والمرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے احوال سننے کا شوق ہے تو ہمارے پاس آؤ اور (ہم سے احوالِ مصطفےٰ) سنو تمہیں پتہ چلے کہ ہمارا دعویٰ حقیقت پر مبنی ہے، محفلِ میلاد دراصل وعظ ونصیحت ہے اس کے لئے جو کان لگائے اور متوجہ ہو، اللہ تعالےٰ کا حکم ہے :۔

"نصیحت کرو بیشک نصیحت مؤمنین کیلئے مفید ہے"۔

ہمارے زمانہ کے بھلا ہو اپنے آپ کو "پڑھا لکھا" اور "صالحین" سمجھتے ہیں کے وعظ کی طرح نہ ہو جو انبیاء، اولیاء کی توہین اور مومنین کی غیبت کا مجموعہ ہوتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں غیبت سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد ہے :۔

"ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی اپنے مرے بھائی کا گوشت کھانا پسند کریگا تمہیں ہرگز یہ گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بہت

توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے"

جاہل واعظ خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں خود برباد ہوئے دوسروں کو برباد کرتے ہیں، اپنے آپ سے بے خبر چند بے وقوف، شر پسند اور متکبر اگر چراغ تک پہنچتے ہیں تو ہوا بن جاتے ہیں (یعنی چراغ ہدایت کو بجھانے کی کوشش کرتے ہیں) اور دماغ تک پہنچتے ہیں تو دھواں ہو جاتے ہیں (یعنی اس کو تاریک کرنے کی کوشش کرتے ہیں) اللہ تعالیٰ ان سے بچائے۔

ذکر رسول اللہ تعالیٰ کا ہی ذکر ہے حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

"میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا بے شک میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے آپ جانتے ہیں میں نے آپ کا ذکر کیسے بلند کیا؟ میں نے کہا اللہ بہتر جانتا ہے (جبرئیل نے) کہا اللہ فرماتا ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے آپ کا میرے ساتھ ذکر کیا جائے"

ابن عطا سے روایت ہے کہ میں نے (اللہ نے) آپ کے ساتھ اپنے ذکر کو تکمیل ایمان کا ذریعہ بنایا ابن عطا ہی سے روایت ہے کہ میں نے آپ کو اپنا ذکر بنا دیا جس نے آپ کا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا (شفاء)

(ان دلائل کے ہوتے ہوئے) جو اللہ اور اس کے رسول کے ذکر سے روکے وہ شیطانی لشکر سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نفرت ہے کیونکہ مومن صادق تو ذکر محبوب کا مشتاق ہوتا ہے اور ذکر محبوب سے لذت پاتا ہے کسی شاعر نے کہا ہے:

اَعِدْ ذِکْرَ نُعْمَانٍ لَنَا اِنَّ ذِکْرَہٗ ؛ هُوَ الْمِسْکُ مَا کَرَّرْتَهٗ یَتَضَوَّعُ

"ہمارے سامنے نعمان کا بکثرت ذکر کر، بلاشبہ اس کا ذکر جتنی دفعہ کرو گے کستوری کی طرح مہکے گا"

محب تو ذکر محبوب سننے کے لئے مال، اولاد، ازواج، جان سب کچھ قربان کر دیتا ہے

جیسا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا طریقہ تھا لہٰذا جس کا دل چاہے اللہ کی فوج میں شامل ہو جائے اللہ کی فوج یقیناً کامیاب ہے اور جس کا دل چاہے شیطانی ٹولے میں شامل ہو جائے شیطانی ٹولہ خسارہ میں ہے۔

اب ہم اختصار کے علی الرغم اکابر ذکر کردہ خاص دلیلیں بھی ذکر کرتے ہیں حافظ ابوالفضل ابن حجر نے حدیث سے ایک ضابطہ کا استخراج فرمایا ہے فرماتے ہیں کہ :۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ شریف تشریف لائے تو وہاں کے یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا تو ان سے دریافت فرمایا کہ تم عاشورہ کا روزہ کیوں رکھتے ہو انہوں نے کہا کہ یہ دن نہایت مقدس ہے مبارک ہے اسی دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق فرمایا اور موسیٰ کو نجات بخشی اور ہم تعظیماً اس دن کا روزہ رکھتے ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہم موسیٰ کا دن منانے میں تم سے زیادہ حقدار ہیں پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کو روزہ رکھنے کا حکم دیا"

معلوم ہوا جس دن اللہ تعالیٰ کی کسی خاص نعمت کا نزول ہو یا کسی مصیبت سے نجات ہو نہ صرف اسی دن بلکہ ہر سال اس تاریخ کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانے کے مختلف طریقے ہیں، عبادت، قیام، سجود، صدقہ اور تلاوت وغیرہ اور یوم میلاد شریف وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت عظمیٰ اور رحمت عطا ہوئی لہٰذا قصۂ موسیٰ کے ساتھ مطابقت کے لئے ہر سال یوم میلاد کا اہتمام کرنا چاہیئے اور کہا ہمارے شیخ شیخ الاسلام علامہ جلال الدین سیوطی نے کہ حافظ ابوالفضل کی دلیل کے علاوہ بھی میرے پاس ایک دلیل ہے اور وہ یہ کہ امام بیہقی نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا عقیقہ اعلان نبوّت کے بعد خود کیا حالانکہ آپ کے دادا عبدالمطلب آپ کی ولادت کے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کر چکے تھے اور عقیقہ

بار بار نہیں ہوتا ایک ہی دفعہ ہوتا ہے معلوم ہوا کہ ایسا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ادائے شکر کے طور پر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنایا اور ہمیں آپ کی امت ہونے کا شرف بخشا جس طرح آپ خود اپنی ذات پر درود وسلام بھیجا کرتے تھے ہمیں چاہیئے کہ ہم آپ کے میلاد کی خوشی میں جلسہ کریں، کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات اور خوشی کے جو طریقے ہیں کے ذریعے شکر بجا لائیں۔ شرح سنن ابن ماجہ میں اس یوم کی تصریح بھی ہے اور امام جلال الدین نے فرمایا کہ میلادِ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام معظم اور مکرم ہے آپ کا یوم ولادت مقدس و بزرگ اور یوم عظیم ہے۔ آپ کا وجود عشاق کے لئے ذریعہ نجات ہے جس نے نجات کے لیے ولادت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشی کا اہتمام کیا اس کی اقتدا کرنے والے پر بھی رحمت وبرکت کا نزول ہو گا۔

یوم ولادت اس لحاظ سے جمعہ کے مشابہ ہے کہ جمعہ والے دن جہنم میں آگ نہیں بھڑکائی جاتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یونہی مروی ہے اظہار خوشی اور اپنی بساط کے مطابق خرچ کرنا اور جو دعوت ولیمہ دے اس کی دعوت قبول کرنا بہت اچھا ہے۔

امام ابو عبد بن الحاج نے اس ماہ کی یوں فضیلت بیان فرمائی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے اس ماہ کو فضیلت عطا فرمائی۔

سید الاولین والآخرین کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ عبادت اور نیکی کی جائے اگرچہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ماہ میں معمول سے زیادہ کچھ نہیں کیا کرتے تھے یہ آپ کی امت پر مہربانی اور شفقت تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی کام اس لئے بھی چھوڑ دیتے تھے کہ کہیں امت پر فرض نہ ہو جائے ایسا امت پر شفقت کی وجہ سے تھا لیکن آپ نے اس ماہ کی فضیلت بیان فرمائی ہے، ایک سائل نے بروز پیر روزہ رکھنے کے متعلق آپ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا، یہ وہ دن ہے

جس دن میں پیدا ہوا آپ کا یوم ولادت ربیع الاوّل کی شرافت کو مستلزم ہے ہمیں چاہیئے کہ اس ماہ کا سخت احترام کریں، اس مہینہ کو ان تمام مہینوں، زمانوں اور امکنہ سے زیادہ سمجھیں جن کو اللہ تعالےٰ نے بعض عبادات کے لیئے خاص کیا ہے ظاہر ہے کسی جگہ یا زمانہ کو بذات کوئی فضیلت نہیں فضیلت صرف ان واقعات کی وجہ سے ہے جو کسی جگہ یا زمانہ میں رونما ہوتے، ذرا غور کرو ربیع الاوّل میں پیر کے دن کون تشریف لایا؟ کیا تمہیں معلوم نہیں؟ پیر والے دن روزہ رکھنا صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یوم ولادت کی وجہ سے عظیم فضیلت رکھتا ہے ہمیں چاہیئے کہ جب ربیع الاول کی تشریف آوری ہو اول سے آخر تک انتہائی تعظیم وتکریم کا مظاہرہ کیا جائے اور یہ آپ کی سنت ہے کیونکہ آپ اس دن نیکی اور خیرات زیادہ کیا کرتے تھے جس دن کوئی فضیلت والا واقعہ پیش آتا۔

شیخ احمد بن خطیب قسطلانی مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ نے جمعہ میں ایک ایسی گھڑی کہ ہر دعا اس میں قبول ہوتی ہے صرف اس لیئے رکھی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جمعہ کو پیدا ہوئے اور پیر جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یوم ولادت ہے کی کیا شان ہو گی؟"

(شاید کوئی یہ وہم کرے کہ) جس دن حضرت آدم علیہ السلام تشریف لائے اس دن سے خطبہ اور جماعت وغیرہ لازم کر دیئے گئے لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت جس دن ہوئی، کوئی چیز لازم کیوں نہیں ہوئی؟

جواب: یہ بھی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعزاز ہے آپ رحمۃ للعالمین ہیں اور کسی عبادت کا لازم نہ ہونا بھی آپ کی رحمت اور سخاوت کی دلیل ہے۔

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پیر کو روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا اس دن ہی میں پیدا ہوا ہوں اور اسی

دن مجھ پر نبوت نازل ہوئی (مسلم)۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پیر کو پیدا ہوئے اور پیر کو ہی آپ کو مبعوث ہوئے اور پیر کو ہی آپ نے ہجرت فرمائی پیر کو ہی آپ مدینہ منورہ داخل ہوئے اور پیر کو ہی حجاب اٹھائے گئے (مسند)

حافظ ابو شامہ شیخ النووی اپنی کتاب "الباعث علی انکار البدع والحوادث" میں فرماتے ہیں ایسے اچھے کاموں کی دعوت دینی چاہیئے اور اہتمام کرنے والے کی حوصلہ افزائی اور تعریف کرنی چاہیئے۔ شیخ امام عالم علامہ نصیر الدین مبارک اپنے قلمی فتویٰ میں فرماتے ہیں،

"یہ جائز ہے خلوص نیت سے ایسا کرنے والے کو ثواب ہوگا"

امام ظہیر الدین فرماتے ہیں:۔

"یہ حسن ہے جب کہ اہتمام کرنے والے کا مقصد صالحین کو جمع کرنا نبی کی بارگاہ میں ہدیہ صلوٰت پیش کرنا اور غربا و مساکین کو کھانا کھلانا ہو، مذکورہ شرط کے ساتھ اس حد تک ایسے کام ہر وقت موجب ثواب ہیں"

شیخ نصیر الدین فرماتے ہیں:۔

"یہ عمدہ اجتماع ہے جس کے انعقاد پر ثواب ملے گا نیک لوگوں کو کھانا کھلانے اور اللہ کا ذکر کرنے کے لئے اور بارگاہ رسالت میں ہدیہ درود پیش کرنے کے لئے جمع کرنا عبادات کے اجر و ثواب کی زیادتی کا سبب ہے"

امام ابو محمد عبدالرحمٰن بن اسمٰعیل کا ارشاد گرامی:۔

"ہمارے زمانے کا بہترین نیا کام ہر سال نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن صدقات، خیرات کرنا، زیب و زینت اور مسرت کا اظہار ہے، کیونکہ اس میں فقراء پر احسان بھی ہے اور محفل میلاد کرنے والے کے دل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم و تکریم کی

علامت بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احسان کا شکر ہے کہ اس نے تمام جہانوں کے لئے باعثِ رحمت اپنے رسول کو پیدا فرمایا، صلی اللہ علیہ وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین"

اسی طرح شیخ امام صدر الدین موہوب بن عمر الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے:
"یہ تمام عبادات سیرت شامیہ سے منقول ہیں۔[1]"

اے سائل! تو نے حضرتِ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق کہا ہے کہ "آپ محفلِ میلاد سے منع فرماتے تھے"۔ تیرا یہ قول قطعاً غلط ہے ہمارے امام اور قبلہ نے گانے کی مجلس میں حاضر ہونے سے منع کیا ہے اگرچہ اس مجلس میں قرآن کی تلاوت اور نعتیہ قصائد پڑھے جائیں، حضرتِ امام ربانی نے قرآن و حدیث کے پڑھنے سے منع نہیں فرمایا جیسا کہ حضرت امامِ ربانی کی مراد سے بے خبر لوگوں نے گمان کیا ہے اس قسم کی بات حضرت امام ربانی پر بہت بڑا بہتان ہے اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم ایسا کام کبھی نہ کرو اگر تم ایمان دار ہو"۔ حضرت امام ربانی کے مکاتیب کا بنظرِ انصاف مطالعہ کرو مکتوب ۲۶۶ جلد اول میں حضرت امام ربانی فرماتے ہیں:-

"جان لو سماع اور رقص درحقیقت لہو و لعب میں داخل ہے"

آیہ کریمہ:- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ (سورۃ لقمٰن)
"اور لوگوں میں (کوئی) ایسا بھی (نالائق) ہے جو واہیات (خرافات) قصے کہانیاں مول لیتا ہے"

سرود کی ممانعت میں نازل ہوئی مجاہد جو ابنِ عباس کے شاگرد اور کبائرِ تابعین سے ہیں فرماتے ہیں، "لہو الحدیث سے مراد سرود ہے"

---

[1] اس مسئلہ کی مزید تحقیق مطلوب ہو تو امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا علیہ الرحمۃ کا رسالہ "اقامۃ القیامۃ" دیکھیں (مترجم)

حضرتِ مجاہد اللہ تعالیٰ کے قول لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ (زور میں حاضر نہیں ہوتے) کی تفسیر بیان فرماتے ہیں:۔

"یعنی سرود و سماع میں حاضر نہیں ہوتے"

پس خیال کرنا چاہیئے کہ مجلسِ سماع و رقص کی تعظیم کرنا بلکہ عبادت و طاعت جاننا کتنا برا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ہمارے بزرگ خود بھی اس امر میں مبتلا نہیں ہوئے اور ہمیں بھی اس امر کی تقلید سے رہائی عطا فرمائی بسنا ہے مخدوم زادے سرود کی طرف رغبت کرتے ہیں اور سرود و قصیدہ خوانی کی مجلس جمعہ کی راتوں میں منعقد کرتے ہیں اور اکثر احباب اس امر میں موافقت کرتے ہیں۔

بڑے تعجب کی بات ہے کہ دوسرے سلسلوں کے مرید تو اپنے پیروں کے عمل کا بہانہ بنا کر اس عمل کے مرتکب ہوتے ہیں اور شرعی حرمت کو اپنے مشائخ کے عمل سے دفع کرتے ہیں اگرچہ اس امر میں حق پر نہیں ہیں لیکن سلسلہ مجددیہ کے احباب اس امر کے ارتکاب میں کون سا عذر پیش کریں گے؟

ایک طرف حرمتِ شرعی اور دوسری طرف اپنے مشائخ کی مخالفت (بالفرض) حرمتِ شرعی نہ بھی ہوتی پھر بھی آئینِ طریقت میں کسی نئے امر کا پیدا کرنا قبیح ہے اور جب حرمتِ شرعی بھی ساتھ جمع ہو جائے تو ایسے امر کیوں قبیح نہ ہوں؟ حضرت مجدد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوبات کی تیسری جلد میں فرماتے ہیں:۔

"اچھی آواز سے صرف قرآن مجید اور نعت و منقبت کے قصائد پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ منع تو یہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف کو تبدیل و تحریف کیا جائے اور مقاماتِ نغمہ کا التزام کرنا اور الحان کے طریق سے آواز کو پھیرنا اور اس کے مناسب تالیاں بجانا ہو کہ شعر میں بھی ناجائز ہیں اگر ایسے طریقہ سے مولود پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو اور قصائد پڑھنے میں

شرائطِ مذکورہ متحقق نہ ہوں اور اس کو بھی صحیح غرض سے تجویز کریں تو پھر کونسی رکاوٹ ہے۔"

پس معلوم ہوا کہ حضرتِ مجدد کی جو عبارت میلاد کے منکر بطورِ دلیل پیش کرتے ہیں اس عبارت سے حضرتِ مجدد کی مراد یہ ہے کہ :-

"قصائد اور نعت خوانی میں نغمہ کا التزام کرنا الحان کے طریق سے آواز کو پھیرنا اور اس کے مناسب تالیاں بجانا منع ہے۔"

جیسا کہ حضرت کی مذکورہ عبارت سے بالکل ظاہر ہے مخالفین نے غلط سمجھا ہے حضرتِ امام نے مطلقاً محفلِ میلاد کو منع نہیں فرمایا پس حق ثابت ہو گیا۔ سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے اور اپنا کھوٹا سکہ رائج کرنے کے لئے اس فرقہ باطلہ نے ایک نیا طریقہ نکالا ہے ہمارے بزرگوں کو بدنام کرتے ہیں کہتے ہیں فلاں بزرگ نے یوں لکھا فلاں نے لکھا اللہ تعالےٰ ان کے جھوٹ سے پاک ہے رہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تذکرہ ولادت کے وقت کھڑے ہونے کا مسئلہ، تو آپ کی حیاتِ طیبہ میں آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونا صحابۂ کرام سے ثابت ہے۔

- حضرتِ ابو ہریرہ فرماتے ہیں ہم آپ کے ساتھ مسجد میں باتیں کیا کرتے تھے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے تاوقتیکہ حضور اپنی کسی زوجۂ محترمہ کے حجرہ میں داخل ہو جاتے۔

- اور جان لو! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر جس طرح حیاتِ طیبہ میں لازم تھی اسی طرح بعد از وصال بھی لازم ہے اور حضور سیدِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اس وقت ہوگی جب آپ کا ذکر کرے، حدیث بیان کرے، آپ کی سنت بیان کرے یا آپ کا اسم شریف اور سیرتِ پاک سنے۔

شفاء اس روایت سے استنباط کیا کہ آپ کی موت و حیات تعظیم و توقیر کے لحاظ سے

برابر ہے۔

اور اس کی صورت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ کا ذکر، آپ کی حدیث و سنت کا بیان ادب واحترام سے کرے اور آپ کا اسم شریف اور سیرتِ پاک خضوع و خشوع سے سنے اور آپ کے آلِ بیت اور صحابہ کی تعظیم کرے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ آپ کی حیاتِ مبارکہ میں اور وصال کے بعد تعظیم و توقیر یکساں ہے۔

لہٰذا اگر کوئی عالمِ ارواح سے اس دنیا میں آپ کی تشریف آوری کی تعظیم بجالائے تو کیا حرج ہے؟

حرمین شریفین کے علماء کرام اور مذاہبِ اربعہ کے مفتیانِ عظام اس کے مستحب ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں بلکہ ایک حنبلی مفتی نے تو اس کے وجوب کا قول کیا ہے۔

- مکہ مکرمہ کے یکتائے روزگار مفسر، محدث مولانا عبداللہ سراج حنفی جن کے حلقۂ درس میں اس نومولود فرقہ کا سردار نہ صرف بازانوئے ادب حاضر ہوا کرتا تھا بلکہ آپ کی جامعیت کا معترف بھی تھا، نے بھی قیام کے مستحسن ہونے کا فتویٰ دیا ہے آپ کا مُہر زدہ فتویٰ راقم کے پاس موجود ہے جو چاہے دیکھ سکتا ہے۔

- امام سید جعفر برزنجی قدس سرہ العزیز اپنے "رسالہ عقد الجوہر" میں فرماتے ہیں:۔

"بے شک نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنا ان اماموں نے مستحسن سمجھا جو صاحبِ روایت و درایت تھے اس شخص کو مبارک ہو جس کا مقصد نبیِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔"

اب ہم علماء مذکورین کے فتوے نقل کرتے ہیں جو بغور سننے کے قابل ہیں۔

سوال: نبیِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت اور مولد مبارک پڑھتے وقت عرب و عجم کے علماء و صلحاء کے درمیان مروج قیام کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

واجب ہے؟ یا مستحب ہے؟ یا مباح ہے؟ مدلل اور شافی، کافی جواب ارشاد فرمائیں
اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرماتے۔

جواب: عبداللہ سراج مکی مفتی حنفیہ فرماتے ہیں:۔

"یہ قیام مشہور اماموں میں برابر چلا آتا ہے اور راسے ائمہ و حکام نے برقرار رکھا ہے اور کسی نے رد و انکار نہ کیا لہذا مستحب ٹھہرا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کون مستحق تعظیم ہے اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کافی ہے کہ جس چیز کو مسلمان بہتر سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی بہتر ہے۔"

مشہور فقیہہ، محدث عثمان بن حسن دمیاطی شافعی اپنے رسالہ "اثبات قیام" میں فرماتے ہیں:۔

"حضور سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا ایک ایسا امر ہے جس کے مستحب و مستحسن و مندوب ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور قیام کرنے والے کو ثواب کثیر اور فضل کبیر حاصل ہو گا کیونکہ یہ قیام تعظیم ہے، کس کی؟ اس نبی کریم صاحب خلق عظیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ظلمات کفر سے ایمان کی طرف لایا اور ان کے سبب سے ہمیں دوزخ جہل سے بچا کر بہشت معرفت و یقین میں داخل فرمایا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم میں خوشنودی رب العالمین کی طرف دوڑنا ہے اور قوی ترین شعائر دین کا آشکار کرنا اور جو تعظیم کرے شعائر خدا کی تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور خدا کی حرمتوں کی تعظیم کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر ہے۔"

اس کے بعد بہت سے دلائل نقل کر کے فرمایا:۔

"ان سب دلائل سے ثابت ہوا کہ ذکرِ ولادت شریفہ کے وقت قیام مستحب ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے"۔

یہ خیال نہ کیا جائے کہ یہ قیام بدعت ہے اس لئے کہ ہم کہتے ہیں ہر بدعت بری نہیں ہوتی جیسا کہ یہی جواب امام محقق ولی ابو زرعہ عراقی نے دیا جب ان سے مجلس میلاد کے متعلق پوچھا گیا تھا کہ مستحب ہے یا مکروہ؟ اور اس میں کچھ وارد ہوا ہے یا کسی پیشوا نے کیا ہے تو جواب میں فرمایا۔

" ولیمہ اور کھانا ہر وقت مستحب ہے پھر اس صورت کا کیا پوچھنا جب اس کے ساتھ اس ماہِ مبارک میں ظہورِ نبوت کی خوشی مل جائے اور ہمیں یہ امر سلف سے معلوم نہیں نہ بدعت ہونے سے کراہت لازم کہ بہت سی بدعتیں مستحب بلکہ واجب ہوتی ہیں جب ان کے ساتھ کوئی خرابی مضموم نہ ہو اور اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے"۔

اس کے بعد آگے چل کر پھر ارشاد فرماتے ہیں:۔

" بے شک امتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل سنت والجماعت کا اجماع واتفاق ہے کہ قیام مستحسن ہے اور بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوتی"۔

- امام علامہ مدالقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

" قوم کی عادت جاری ہے کہ جب مدح خوان ذکرِ میلاد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے تو لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور یہ بدعت مستحب ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر خوشی اور حضور کی تعظیم کا اظہار ہے"۔

- امام صرصر حنبلی فرماتے ہیں:۔

قلیل لمدح المصطفےٰ الخط بالذہب ... علی فضۃ من خط احسن من کتب

وان ینہض الاشراف عند سماعہ ... قیاما صفوفا او جثیا علی الرکب

" مدحِ مصطفےٰ کے لئے یہ بھی تھوڑا ہی ہے کہ جو سب سے اچھا خوشنویس ہو اس کے ہاتھ سے

چاندی کے پتر پر سونے کے پانی سے لکھی جائے اور جو لوگ شرفِ دینی رکھتے ہیں وہ ان کی نعت سن کر صف باندھ کر سر قد یا گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائیں"

جس کو اللہ تعالیٰ توفیق اور ہدایت دے اس کے لئے اس قدر کافی ہے۔ وصلے اللہ علی سیدنا محمد وآلہٖ وصحبہٖ وسلم تسلیما کثیرا بہ (فتویٰ) فقیر اپنے رب کا دنیا و آخرت میں محتاج، عثمان حسن دمیاطی شافعی خادم طلبا مسجد حرام وسابق مدرس جامع ازہر نے دبا ہے اور املار کرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف فرمائے اور دنیا و آخرت میں سب احباب کی پردہ پوشی فرمائے والحمد للہ رب العالمین۔

- عبداللہ بن محمد المیرغنی الحنفی مفتی مکہ مکرمہ فرماتے ہیں :۔

الحمد للّٰہ عز شانہ رب زدنی علماً (اے اللہ میرا علم زیادہ فرما)

"سید الاولین والآخرین کی ولادت مبارکہ کے ذکر کے وقت قیام کو بہت علماء نے پسند کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

- حسین ابن ابراہیم مفتی مالکیہ مکہ فرماتے ہیں :۔

"الحمد للّٰہ وحدہٗ اللّٰھم ھدایۃ للصواب، ہاں ذکر ولادت کے وقت قیام بہت علماء نے پسند کیا اور یہ قیام حسن ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم واجب ہے۔ واللہ اعلم"

- محمد عمر ابن ابی بکر مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ کا ارشاد ہے :۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ کے ذکر کے وقت قیام واجب ہے کیونکہ روحِ اقدس حضورِ معلیٰ صلے اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوتی ہے تو اس وقت تعظیم و قیام لازم ہوا، جید علمائِ اسلام اور اکابر نے قیامِ مذکور کو پسند فرمایا ہے"

- محمد بن یحییٰ مفتی حنابلہ مکہ مشرفہ نے بھی ذکرِ ولادت کے وقت قیام کے استحباب و استحسان کی تصریح فرمائی ہے۔

رہا تمہارا یہ سوال کہ "ہم نے ربیع الاوّل شریف میں ایک اپنی طرف سے تیسری عید بنالی ہے"۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم مسلمانوں پر لازم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف کے مہینہ کی نہ صرف ایک ہی رات بلکہ سب راتوں کو عید منائیں علماء کبار اور محدثین کی تصریحات موجود ہیں۔

امام احمد بن خطیب العسقلانی نے اپنی کتاب مواہب اللدنیہ میں ذکر کیا ہے:۔

"ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ثویبہ جس نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دودھ پلایا تھا، نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت کی ابولہب کو جب خوشخبری سنائی تو اس نے ثویبہ کو آزاد کر دیا، جب ابولہب مر گیا تو کسی نے اس کو خواب میں دیکھا پوچھا کیا گذری؟ ابولہب نے کہا آگ میں جل رہا ہوں ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ہر پیر کی رات مجھ سے عذاب ہلکا کیا جاتا ہے۔

اور ابہام و سبابہ کے درمیانی مغاک کی مقدار مجھے پانی مل جاتا ہے جسے میں انگلیوں سے چوس لیتا ہوں۔

اور یہ اس لئے کہ میں نے حضرت کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا اور اس نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔

ابن جوزی نے کہا:۔

"ابولہب ایسا کافر جس کی مذمت میں قرآن پاک کی پوری سورۃ "تبت یدا ابی لہب" الخ نازل ہوئی کو عذاب جہنم کی تخفیف کا فائدہ ہوا صرف اس لئے کہ اس نے ولادت مصطفےٰ کی خوشی منائی جب ایک کافر کو یہ فائدہ پہنچا تو اس موحد غلام کا کیا حال ہوگا جو آپ کی ولادت سے مسرور ہو کر آپ کی محبت میں بقدر طاقت

خرچ کرتا ہے۔"

میری جان کی قسم اللہ کریم کی طرف سے اس کی یہی جزا ہوگی کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضلِ عمیم سے اس کو جناتِ نعیم میں داخل فرمائے گا۔

• حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینہ میں اہلِ اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانا پکاتے اور دعوتیں کرتے اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور آپ کے میلاد شریف کے پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں چنانچہ ان پر اللہ کے فضلِ عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا اور میلاد شریف کے خواص میں سے آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کے لئے حفظ و امان کا سال ہو جاتا ہے اور میلاد شریف کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

اللہ تعالےٰ اس شخص پر بہت رحمتیں فرمائے جس نے ولادت کی مبارک راتوں کو خوشی و مسرت کی عیدیں بنا لیا تاکہ یہ میلاد مبارک کی عیدیں سخت ترین علت و مصیبت ہو جائیں اس پر جس کے دل میں مرض و عناد ہے۔

• بے شک شبِ میلاد، شبِ قدر سے بھی افضل ہے اس لئے کہ شبِ قدر حضور کو عطا کی گئی جب کہ شبِ میلاد خود آپ کے ظہور کی رات ہے اور ظاہر ہے کہ جس رات کو ذات اقدس سے شرف ملا وہ اس رات سے ضرور افضل ہوگی جو آپ کو دیئے جانے کی وجہ سے شرف والی ہے اور اس میں کوئی نزاع نہیں ہے لہٰذا شبِ میلاد شبِ قدر سے افضل ہوئی۔

• نیز لیلۃ القدر نزولِ ملائکہ کی وجہ سے مشرف ہوئی اور لیلۃ المیلاد بنفسِ نفیس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہورِ مبارک سے شرف یاب ہوئی۔

• (تیسری وجہ) شبِ قدر میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت پر فضل و احسان ہے اور شبِ میلاد میں تمام موجودات عالم پر فضل و احسان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو

رحمۃ للعالمین بنایا ہے تو آپ کی وجہ سے اللہ کی نعمتیں آسمان و زمین کی ساری مخلوق پر عام ہوگئیں۔ لہذا شبِ میلاد افضل ہے۔

یہ جو کچھ ذکر کیا گیا ہے ہمارے کثیر دلائل کا ایک حصّہ ہے اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دے اس کے لئے اس قدر کافی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

"اور اندھوں کو تم گمراہی سے ہدایت کرنے والے نہیں تمہارے سنانے تو وہی سنتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ مسلمان ہیں"۔ (۲۷/۸۱)

- رہا تمہارا یہ الزام کہ ہم کسی نئے مذہب کے مدعی ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم بحمدہٖ تعالیٰ دینِ اسلام پر قائم ہیں سلف و خلف میں مشہور ہیں اگرچہ ناسمجھوں پر مخفی رہے حضرت سعدی نے کیا خوب کہا:۔ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم :: چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

"اگر کوئی اندھا ہے تو اس میں سورج کا کیا گناہ ہے؟ اگر اُلّو دن کو نہ دیکھ سکے تو سورج کے چشمہ کا کیا گناہ ہے؟"

- ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالےٰ واحد ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ مثل ہے نہ اس کی ضد ہے نہ اس کا شبیہ نہ ہمسر، اس کے شایانِ شان وہی اوصاف ہیں جو اس نے خود بیان فرمائے، اس کے مناسب وہی اسماء ہیں جو خود اس نے اپنی ذات کے لئے تجویز فرمائے۔ وہ نہ جسم نہ جوہر نہ مکین بلکہ وہ ہر مکین و مکان کا خالق ہے۔ وہ نہ عرض نہ اس کے لئے اجتماع نہ افتراق، نہ اس کے اجزاء نہ اس کو ذکر تھکا سکتا ہے نہ پریشانی لاحق ہو سکتی ہے الفاظ و عبارات اس کی حقیقت بیان کرنے سے قاصر، اشارات اس کا تعین کرنے سے عاجز افکار احاطہ نہیں کر سکتے آنکھیں ادراک نہیں کر سکتیں۔ ہر چیز کی اس کے نزدیک ایک خاص مقدار ہے وہ وہم و فہم سے بالا ہے۔

اگر تو کہے "کب"؟ تو وقت اس کے وجود سے پہلے ہو جائے گا، اگر کہے "کس جگہ"؟

تو مکان پہلے ہوگا، وہ ہر مصنوع کے لئے علت ہے اس کے فعل کی کوئی علت نہیں اس کی ذات اور فعل کیفیت سے پاک ہے جس طرح آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکیں عقول اس کا ادراک نہیں کر سکتے اس کی ذات دیگر ذوات جیسی اور اس کی صفات دیگر صفات جیسی نہیں بغیر کسی مثال اور معطل قرار دینے کے اللہ کے لئے وجہ، نفس، سمع، بصر کے ثابت کرنے پر ایمان رکھتے ہیں۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحیح سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

"اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہے۔"

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور احادیث مبارکہ کے مطابق جنت، دوزخ، لوح، قلم، حوض، پلصراط، شفاعۃ، میزان اور صور، عذاب قبر، منکر نکیر کے سوال، شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے ایک قوم کو آگ سے نکالنے، مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔

نیز ہمارا عقیدہ ہے جنت دوزخ ہمیشہ رہیں گے جنتی ہمیشہ جنت میں اور دوزخی ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے مگر مومنین مرتکب کبائر ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے، اور اللہ تعالیٰ کے قول "واللہ خلقکم وما تعملون" کے مطابق اللہ تعالیٰ بندوں کے افعال کا خالق ہے جیسے کہ ان کی ذات کا خالق ہے ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام مخلوق اپنے مقررہ وقت پر مر جائے گی اور شرک اور تمام گناہ اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر سے ہیں لیکن مخلوق کا کوئی فرد اللہ تعالیٰ پر حجت قائم نہیں کر سکتا۔

غالب حجت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور وہ اپنے بندوں سے کفر اور گناہ کو پسند نہیں

فرماتا۔ رضا اور ارادہ دو الگ الگ صفتیں ہیں۔

- ہم ہر مسلمان کے پیچھے نماز جائز سمجھتے ہیں نیک ہو یا بد۔ ہم کسی اہلِ قبلہ کو قطعی طور پر جنتی قرار نہیں دیتے۔
- ہمارا عقیدہ ہے کہ خلافت قریش ہی کا حق ہے[1] خلافت میں کسی دوسرے کے لیئے قریش کے ساتھ جھگڑا کرنا جائز نہیں۔

ہم ظالم جابر حکمرانوں کے خلاف بھی بغاوت جائز نہیں سمجھتے[2] جب تک مسلمان ہو اور

ہم تمام آسمانی کتابوں اور انبیاء و رسل پر ایمان رکھتے ہیں۔

- ہمارا عقیدہ ہے کہ انبیاء افضل البشر ہیں لیکن نبی کریم افضل الانبیا اور خاتم النبیین ہیں۔
- ہمارا عقیدہ ہے کہ بعد از انبیاء حضرت صدیق اکبر افضل البشر ہیں، پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم اور عشرہ مبشرہ، پھر وہ حضرات جن کے جنتی ہونے کی نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گواہی دی اور پھر وہ حضرات جن میں آپ مبعوث ہوئے اور پھر باعمل علماء۔
- ہمارا عقیدہ ہے کہ رسل خاص ملائکہ سے افضل ہیں اور خاص ملائکہ عام انسانوں سے افضل ہیں اور عام پرہیزگار مسلمان عام ملائکہ سے افضل ہیں ملائکہ کے بھی آپس میں مختلف درجات ہیں جس طرح مومنین کے مختلف ہیں۔
- ہمارا عقیدہ ہے کہ کامل مومن وہ ہے جو زبان سے اقرار بھی کرے، دل سے تصدیق بھی کرے اور ہاتھ پاؤں وغیرہ سے عمل بھی کرے۔

---

[1] مسئلہ خلافت کی تحقیق کے لیئے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کا رسالہ "دوام العیش فی الائمۃ من قریش" دیکھیں نیز خلفاء اربعہ قریش ہی ہیں۔ [2] لیکن جابر حکمران کے سامنے کلمۂ حق افضل جہاد ہے۔

- جو اقرار نہیں کرتا وہ کافر ہے جو تصدیق نہیں کرتا وہ منافق ہے اور جو بے عمل ہے وہ فاسق ہے۔
- جو سنت کی پیروی نہیں کرتا وہ بدعتی ہے لوگ ایمانی ثمرات کے لحاظ سے مختلف ہیں دل کی معرفت مفید نہیں تاوقتیکہ زبان سے اقرار اور توحید و رسالت کی گواہی نہ دے الا یہ کہ وہ شرعاً معذور ہو۔
- بندوں کے افعال نہ سعادت کا سبب ہیں اور نہ شقاوت کا، سعید اپنی ماں کے پیٹ سے سعید ہے اور شقی رحم مادر سے شقی ہے۔
- عبادت پر ثواب محض اللہ کا فضل ہے، گناہ پر عذاب اللہ تعالیٰ کا عدل ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز بھی واجب نہیں وہ جو چاہے کرتا ہے اور جو ارادہ فرمائے فیصلہ فرماتا ہے کوئی اس کا حکم مؤخر نہیں کر سکتا اور کوئی اس کے فیصلہ کو بدل نہیں سکتا۔
- رضا اور ناراضگی دو قدیم صفتیں ہیں بندوں کے افعال سے متغیر نہیں ہو سکتیں اللہ تعالےٰ جس پر راضی ہو اس سے جنتیوں والے کام لے لیتا ہے اور جس پر ناراض ہو جہنمی والے کام کرواتا ہے کسی پر راضی اور کسی سے ناراض ہونے کی وجہ اور کلمہ کوئی نہیں جان سکتا اسی لئے کسی نے کہا کہ مجھے مسئلہ قضا و قدر نے قتل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ اور قضا پر راضی رہنا، مشکلات پر صبر کرنا، نعمتوں پر شکر کرنا لوگوں پر واجب ہے۔

حدیث قدسی ہے جو میری قضا پر راضی نہیں اور میری طرف سے آئی ہوئی مصیبت پر صابر نہیں اور میری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا تو وہ میرے سوا کوئی دوسرا رب تلاش کرے اور خوف و امید آدمی کے لئے لگام کا کام کرتی ہیں اسے بے ادب ہونے سے روکتی ہیں اور ہر وہ دل جو ان دونوں سے خالی ہے وہ خراب ہے اور امر و نہی اور عبودیت کے احکام آدمی کے لئے لازم ہیں جب تک کہ وہ عاقل ہے ہاں جب اس کا دل اللہ کے ساتھ صاف ہو تو اس سے احکام تکلیفیہ کی مشقت ساقط ہو جاتی ہے نہ کہ نفس وجوب اور بشریت

یوم رضا

مرکزی مجلس رضا لاہور، اعلیحضرت امام اہل سنت مجدد ملت شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ کی علمی دینی اور ملی خدمات جلیلہ کے تعارف کیلئے کتب و رسائل شائع کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سال آپ کے یوم وصال (عرس مبارک) کے موقع پر جلسہ یوم رضا کا انعقاد کرتی ہے جس میں ملک کے نامور علماء، فضلاء اور دانشور حضرات چودھویں صدی کے مجدد کی عظیم علمی خدمات اور مثالی تجدیدی کارناموں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یہ روح پرور تقریب جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور منعقد ہوتی ہے۔

ازیں علاوہ مرکزی مجلس رضا لاہور کی طرف سے ملک کے گوشے گوشے میں جلسہ ہائے یوم رضا منعقد کرنے کی ہر سال اپیل کی جاتی ہے اس تحریک سے ملک کے اکثر مقامات پر یوم رضا منایا جانے لگا ہے مگر ہم اس میں مزید وسعت کے خواہاں ہیں لہٰذا علماء کرام اور اہل سنت کی انجمنوں سے اپیل ہے کہ وہ یوم رضا کو وسیع پیمانے پر منانے کا اہتمام کیا کریں۔

الداعی حکیم محمد موسیٰ امرتسری صدر مرکزی مجلس رضا لاہور